بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر دُرِّ منثور

مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر در منثور مترجم (جلد دوم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	-/2850 روپے کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

امام ابوالشیخ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے مُّقْتَصِدَةٌ کا معنی مومنہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہی علم اٹھا لیا جائے گا میں نے عرض کی وہ کیسے جبکہ ہم نے قرآن پڑھا اور اپنے بیٹوں کو سکھایا؟ آپ نے فرمایا اے ابن نفیر تیری ماں تجھے روئے میں تو تجھے مدینہ طیبہ کا زیادہ سمجھدار آدمی خیال کرتا تھا، کیا تورات و انجیل یہود و نصاری کے درمیان نہیں؟ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل چھوڑ دیا تو ان کتابوں نے انہیں کیا فائدہ دیا پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے ابن ابی جعد کے واسطہ سے حضرت زیاد بن لبید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چیز کا ذکر فرمایا تو کسی نے کہا یہ چیز تو ہماری اولادوں کے جانے کے بعد ہی ہوگی۔ یا رسول اللہ ﷺ علم کیسے جاتا رہے گا، جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹے اپنی اولادوں کو تا قیامت پڑھاتے رہیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ابن ام لبید تیری ماں تجھ پر روئے میں تو تجھے اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ فقیہ خیال کرتا تھا۔ یہ یہودی اور نصرانی تورات اور انجیل نہیں پڑھتے جبکہ ان میں جو کچھ ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے (1)۔

امام ابن مردویہ نے یعقوب بن زید بن طلحہ سے وہ حضرت زید بن اسلم سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے پھر حدیث ذکر کی، کہا حضور ﷺ نے ان کا ذکر کیا۔ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئی، ستر فرقے جہنم میں اور ایک جنت میں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ان میں سے ایک جنت میں اور اکہتر جہنم میں ہوں گے اور تم ان دونوں امتوں پر ایک فرقہ میں بڑھ کر ہو گئے، ایک جنت میں اور بہتر جہنم میں ہوں گے؟ عرض کی گئی جنت میں کون ہوں گے؟ فرمایا جماعت، جماعت۔ یعقوب بن زید نے کہا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تو اس آیت کو تلاوت فرماتے نیز اس آیت کو تلاوت فرماتے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ (الاعراف: 181) اس سے مراد حضور ﷺ کی امت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

''اے رسول! پہنچا دیجئے جو اتارا گیا آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں (کے شر) سے یقیناً اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا کافروں کی قوم کو''۔

امام ابوالشیخ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

1۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 160، دار صادر بیروت

رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں تنگ پڑ گیا، مجھے علم ہو گیا کہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تنبیہ کی کہ میں تبلیغ کروں ورنہ وہ مجھے عذاب دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی اے میرے رب میں تو اکیلا ہوں، میں کیا کروں جبکہ تمام لوگ میرے خلاف متفق ہیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی (1)۔

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے متعلق غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یوں پڑھتے (یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ اَنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ) کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ مومنوں کے مولیٰ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ظاہر نہ کیا ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر یہ آیت پڑھی پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آباد میں اجاڑ کا وارث نہیں بنایا۔

امام ابن مردویہ اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ پر آسمان سے کون سی سخت ترین آیت نازل ہوئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حج کے موقع پر منیٰ میں تھا۔ عرب کے مشرک اور دوسرے لوگ حج میں جمع تھے۔ حضرت جبرئیل امین آئے اور یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ میں گھاٹی میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے ندا دی اے لوگو کون میری اس بات میں مدد کرے گا کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچاؤں جبکہ تمہارے لئے جنت ہوگی، اے لوگو لا الہ الا اللہ کہو، میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تم کامیاب ہو جاؤ گے اور تمہارے لئے جنت ہوگی۔ فرمایا مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو میری طرف مٹی اور پتھر نہیں پھینک رہا تھا۔ وہ میرے چہرے پر تھوکتے اور کہتے جھوٹا ہے بے دین ہے۔ ایک آدمی میرے سامنے آیا، اس نے کہا اے محمد تو ان کے بارے میں ویسی ہی دعا کر جس طرح نوح علیہ السلام نے قوم کے لئے ہلاکت کی دعا کی تھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ نہیں جانتے، ان کے خلاف میری مدد کر کہ تیری اطاعت میں یہ میری بات سنیں۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بچایا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کیا۔ اعمش نے کہا اسی بات پر بنو عباس فخر کیا کرتے تھے اور کہتے ان کے بارے میں یہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (القصص: 56) نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے ایمان کو چاہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس کے ایمان کو چاہا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 365، داراحیاء التراث العربی بیروت

B

امام عبد بن حمید، امام ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، حاکم، ابو نعیم، بیہقی دونوں نے دلائل میں اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہبانی کی جاتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر قبہ سے باہر نکالا۔ فرمایا اے لوگو تم چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے(1)۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہبانی کرتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگہبانی کو ترک کر دیا۔

امام ابن مردویہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر نکلتے ابو طالب ایسے آدمی کو ساتھ بھیجتے جو آپ کی حفاظت کرتا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آدمی بھیجنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے چچا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے، اب مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ آپ کوئی آدمی بھیجیں۔

امام طبرانی، ابو الشیخ، ابو نعیم نے دلائل میں، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہداشت کی جاتی۔ آپ کے چچا ابو طالب بنو ہاشم میں سے ہر روز کوئی آدمی بھیجتے جو ان کی نگہداشت کرتا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے، اب مجھے اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ کوئی آدمی بھیجیں(2)۔

امام ابو نعیم نے دلائل میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد ہوتے کیونکہ ہمیں خوف ہوتا تھا کہ کوئی اچانک حملہ نہ کر دے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی(3)۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عصمہ بن مالک خطمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہبانی کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی تو نگہبانی کو ترک کر دیا گیا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو انمار پر حملہ کیا تو نخل کے بالائی علاقہ میں ذات الرقاع میں فروکش ہوئے۔ اس اثناء میں کہ آپ کنویں کی منڈیر پر تشریف فرما تھے، اپنے پاؤں اس کنویں میں لٹکائے ہوئے تھے تو غورث بن حرث نے کہا میں ضرور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کروں گا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا تو کیسے قتل کرے گا؟ اس نے کہا میں محمد کو کہوں گا مجھے اپنی تلوار دو۔ جب وہ مجھے اپنی تلوار دے دے گا تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ غورث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی تلوار دو کہ میں اسے سونگھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار اسے دے دی تو اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیرے

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 342 (3221)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 256 (11663) بغداد
3۔ دلائل النبوۃ از ابو نعیم، جلد 1، صفحہ 255، (151) مکتبہ عربیہ

ارادے کے درمیان الله تعالیٰ حائل ہو گیا ہے۔ تو الله تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن حبان اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب ہم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تو ہم بڑا اور سایہ دار درخت آپ کے لئے چھوڑ دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نیچے اترتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے فروکش تھے اپنی تلوار اس سے لٹکا رکھی تھی۔ ایک آدمی آیا اس نے تلوار لے لی اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ تو رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الله تعالیٰ مجھے تجھ سے بچائے گا تلوار نیچے رکھ دو۔ تو اس نے تلوار رکھ دی۔ تو الله تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام احمد نے حضرت جعدہ بن خالد بن صمہ جشمی رحمہ الله سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا عرض کی گئی اس آدمی نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تو ڈرا نہیں اگر تو اس امر کا ارادہ کرتا بھی تو الله تعالیٰ تجھے مجھ پر غلبہ عطا نہ کرتا (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت قتادہ رحمہ الله سے آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ الله تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کو خبر دی کہ الله تعالیٰ آپ کی حفاظت کے لئے لوگوں کے مقابلہ میں کافی ہے اور لوگوں سے آپ کو محفوظ رکھے گا نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہمارے لئے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کاش آپ حاجب رکھ لیتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الله کی قسم جب تک میں لوگوں کے درمیان ہوں الله تعالیٰ میری نگہبانی لوگوں کے ذمہ نہیں چھوڑے گا (2)۔

امام ابن جریر اور ابو الشیخ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ الله سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری نگہبانی نہ کرو میرا رب میری نگہبانی کرتا ہے (3)۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت عبد الله بن شقیق رحمہ الله سے روایت نقل کی ہے کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی چند صحابہ کیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ الله تعالیٰ نے مجھے لوگوں کے شر سے محفوظ کر دیا ہے (4)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابو الشیخ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی الله عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کی لگاتار نگہبانی کرتے رہے یہاں تک کہ الله تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جب الله تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا تو آپ کی نگہبانی ترک کر دی گئی (5)۔

امام ابن جریر نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی الله عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ فروکش ہوتے تو صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ دار درخت کا انتخاب کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نیچے آرام کرتے۔ ایک بدو

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 471، دار صادر بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 365، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 366

آیا۔ اس نے آپ کی تلوار سونت لی پھر کہا آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ فرمایا اللہ۔ اعرابی کا ہاتھ کانپنے لگا تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور اس کے سر پر تلوار ماری یہاں تک کہ اس کا دماغ پھٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (1)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو قریش سے خوف لاحق رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا تو حضور ﷺ زمین پر لیٹ گئے، فرمایا جو چاہے مجھے چھوڑ دے۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا تین دفعہ دہرائی (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کی نگہبانی کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضور ﷺ باہر تشریف لائے، فرمایا اب میری حفاظت نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے مجھے محفوظ کر دیا ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾

" آپ فرمایئے اے اہل کتاب! نہیں ہو تم کسی چیز پر (ہدایت سے) یہاں تک کہ (عمل سے) قائم کرو تورات اور انجیل کو اور جو اتارا گیا تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اور ضرور بڑھا دے گا اکثر کو ان میں سے جو نازل کیا گیا آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے سرکشی اور انکار میں، پس آپ نہ افسوس کریں قوم کفار پر۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی بنے اور صابی اور نصرانی جو بھی (ان میں سے) ایمان لایا اللہ پر اور روز قیامت پر اور نیک عمل کیے تو نہ کوئی خوف ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ بے شک ہم نے لیا تھا پختہ وعدہ بنی اسرائیل سے اور ہم نے بھیجے تھے ان کی طرف رسول، جب کبھی آیا ان کے پاس کوئی رسول وہ حکم لے کر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 366، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً